اسلامی طریقۂ تجارت

(ا)

اللہ کو راضی کرنے کی غرض سے۔۔۔
تجارتی ادارہ میں ترقی و بہتری کی کوشش

شعبہائے زندگی میں
دین کا احیاء

تجارتی ادارے میں اسلامی طریقۂ تجارت وملازمت
کے احیاء کی محنت وطریقۂ کار

اسلامی طریقۂ تجارت وملازمت میں دین کے احیاء کی ضرورت واہمیت، فوائد ومنافع
اسلامی طریقۂ انتظامات ونگرانی، عقد شرکت اہم اصول وضوابط، شرعی معاونت کے لئے جائزہ شیٹ

اسلامی طریقۂ تجارت

(۲)

ادارے میں اللہ کے دین کو زندہ کرکے اسے
دنیا و آخرت کا کامیاب ادارہ بنانا

اخذ و ترتیب

جماعت علماء، تجارت و ملازمت پیشہ حضرات اور ماہرین علوم جدیدہ

(الصفہ ٹرسٹ برائے تحقیق وتعلیم)
دوسری اشاعت

اسلامی طریقۂ
تجارت

(۳)

تجارت وملازمت پیشہ حضرات علم سے محروم نہ ہوں
علم سیکھے بغیر کوئی کام کرنا جائز نہیں

اسلامی طریقۂ تجارت وملازمت

ضرورت / اہمیت / مقصد / فوائد

ترغیب برائے حصول تعلیم

کاروبار میں دین کیسے زندہ کیا جاسکتا ہے؟؟
اور کاروبار کو دنیا و آخرت کیلئے نفع مند کیسے بنایا جاسکتا ہے؟؟

اسلامی طریقۂ تجارت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: اسلامی طریقۂ تجارت کا تعارفی و ترغیبی کتابچہ
تاریخ اشاعت: منگل، 05 ستمبر، 2017
آئی، ایس، بی، این:

اسٹاکسٹ

الصفہ ریسرچ اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ، کمرہ نمبر ۳: 30 اسلام بلاک، اعظم گارڈن، ملتان روڈ، لاہور ۵۴۷۹۰ پاکستان

ای میل: shora@assuffatrust.com | آن لائن سٹور: www.assuffatrust.com

ملنے کے دیگر پتے

شہر	نام	فون نمبر
✓ لاہور	الصفہ ریسرچ اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ	+۹۲(۰)۴۲۳۵۴۱۲۲۱۳
✓ لاہور	سی ٹی لیب	+۹۲(۰)۳۲۱۴۲۵۶۶۵۶
✓ کراچی	بھائی آصف جبار صاحب	+۹۲(۰)۳۵۵۵۶۳۵۳۲۱
✓ پشاور	ڈاکٹر خالد محمود صاحب	+۹۲(۰)۳۰۰۸۵۹۵۹۱۹
✓ صادق آباد	ادارہ الحرمین: ہسپتال روڈ صادق آباد	+۹۲(۰)۳۳۳۷۴۱۷۶۰۵
نوٹ: الصفہ ٹرسٹ سے بذریعہ وی پی منگوانے کے لئے فون نمبر:		+۹۲(۰)۳۲۱۴۲۵۶۶۵۶

اسلامی طریقہ تجارت

(۵)

کاروبار / ملازمت

دین بھی، کمائی بھی

واضح ہو کہ:
تجارت وملازمت کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہ صرف ترغیبی کتابچہ ہے، مکمل نصاب نہیں ہے۔ مکمل نصاب الگ سے سکھانا ہے۔

کاروبار / ملازمت دین بھی، کمائی بھی

(٦)

اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے:

مسلمان تاجر وملازم نیّت کی درستگی سے بھی اپنی کمائی ومعاش میں لگنے کو عبادت بنا سکتا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:
"جس نے حلال طریقے سے اسلئے دنیا طلب کی کہ بھیک مانگنے سے بچے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، اپنے پڑوسی پر مہربانی کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا"
(الحدیث)

مسلمان تاجر وملازم کی معاش میں نیّت:

- حلال ذریعہ معاش اختیار کرنا جو کہ فرض کفایہ بھی ہے
- اپنے روزگار کی وجہ سے سوال کرنے اور ہاتھ پھیلانے سے بچنا
- لوگوں کے مال میں طمع میں مبتلا ہونے سے بچنا
- حلال کمائی کرکے لوگوں سے استغناء کا حصول
- کمائی کے ذریعے دین کے کاموں میں قوت حاصل کرنا
- کمائی کے ذریعے اہل وعیال کی ضروریات کی کفایت کرنا
- اپنے معاملات میں عدل واحسان اور احکام شرعیہ کو ملحوظ رکھنے کی وجہ سے دیگر اداروں کو اس کی عملی ترغیب
- حاصل ہونے والی کمائی سے غریبوں، مسکینوں، محتاجوں کی حاجت روائی

اسلامی طریقہ تجارت

(۷)

کاروبار / تجارت دین بھی، کمائی بھی

بہترین اور بابرکت رزق:

من یاخذ مالا بحقه یبارك له فیه۔۔۔
جو شخص مال کو اس کے حق کی رعایت کرتے ہوئے حاصل کرتا ہے تو اس کیلئے اس میں برکت دی جاتی ہے۔
(مسلم، ابن ماجہ)

معاش میں لگنا اللہ کا راستہ:

مَن سَعَی عَلَی عِیَالِه فَفِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَمَن طَلَبَ الدُّنیَا فِی عَفَاف کَانَ فِی دَرجة الشُّهَدَاء۔
جو شخص اپنے اہل و عیال کیلئے حلال کمانے کی کوشش کرے وہ اللہ کے راستے میں ہے۔ اور جو شخص پاک دامنی میں (رہتے ہوئے) دنیا کو طلب کرے وہ شہداء کے درجے میں ہو گا۔
(طبرانی اوسط)

کاروبار / تجارت دین بھی، کمائی بھی

❖ اللہ کی نگاہِ پسندیدگی:

إنَّ اللّٰہ یُحِبُّ أَنْ یَرَی عَبْدَہُ تَعِباً فِي طَلَبِ الْحَلاَلِ

حلال کمائی کی مشقت اللہ پسندیدہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(کنزالعمال)

❖ انبیاء کے ساتھ حشر:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِینُ مَعَ النَّبِیّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّہَدَاءِ

پوری سچائی اور ایمانداری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(ترمذی ۱۲۲۹ / دارمی مشکوۃ ۲۴۳)

اسلامی طریقہ تجارت

(۹)

کاروبار / تجارت دین بھی، کمائی بھی

❖ عرش کا سایہ:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ القيامة

سچائی سے تجارت کرنے والا تاجر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہو گا۔

(کنز العمال اتحاف ج ۴۱ / ۵ ص ۳)

❖ دخولِ جنت کا ذریعہ:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ لَا يُحْجَبُ مِنْ أبواب الجنة

سچائی کے ساتھ تجارت کرنے والے تاجر کو جنت جانے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

(کنز العمال ۸)

اسلامی طریقہ تجارت

(۱۰)

کونسا کاروبار ربیہ نفع حاصل کرسکتا ہے؟

نفع والا کاروبار

- **قیل یا رسول اللہ ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور۔**
  حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسی کمائی سب سے زیادہ پاکیزہ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی والی تجارت۔۔

  (مشکوۃ/۲۳۴ مسند احمد ۱۴۱☆۴)

- **اَلبَیعُ المَبرُورُ: اَلَّذِی لَا یُخَالِطُہ کِذب وَلَا شَیئ مِنَ المَاثَمِ اَی لَا شُبھۃ وَلَاخِیَانۃَ وَلَاخَدِیعۃَ فِیہ۔**
  حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ : نیک تجارت وہ ہے جس میں جھوٹ، اور گناہ کی کوئی ملاوٹ نہ ہو۔
  (حاکم قال صحیح الاسناد)

کیا آپ کا کاروبار آخرت کے اعتبار سے نفع والا ہے؟

بحیثیت مسلمان ہم مطمئن ہیں۔۔۔

کہ ہمارا کاروبار بالکل صحیح ہے

کیونکہ ہم ۔۔۔

سود لیتے ہیں نہ دیتے ہیں۔
رشوت لیتے ہیں نہ دیتے ہیں۔
حرام اشیاء بناتے ہیں، نہ بیچتے ہیں۔
اور کسی کے مال پر ناجائز قبضہ نہیں کرتے۔

لیکن! غور طلب بات ہے کہ

(۱۴)

- کیا ہم نے تجارت وملازمت اور کمائی ومعاش کے متعلق فضائل سیکھ کر کام کرنے اور کام کے دوران ان کا استحضار کرکے، ان فضائل کے اجر وثواب کو حاصل کرنے کی کوشش کی؟
- کیا ہم نے تجارت وملازمت کے متعلق اپنے اندر وہ سنہری صفات پیدا کرنے کی کوشش کی؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجر وملازم پیشہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو سکھائی تھیں۔
- تجارت وملازمت کے متعلق اسلام کے عطاکردہ سنہری آداب سیکھ کر ان کے مطابق کاموں کو سرانجام دینے کی سعادت حاصل کی؟
- معاش وکمائی اور کاموں کو سرانجام دینے کے متعلق دعائیں واعمال سیکھ کر اپنے کاموں وکمائی میں اللہ کی مدد ونصرت وتائید غیبی کو شامل حال کرکے ادارہ کو کامیاب ادارہ بنانے کی فکر کی؟
- کیاانتظامی امور ومہمات کو سرانجام دینے کا وہ عظیم ونادر طریقہ سیکھا؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو سکھا کر ان سے عظیم کارنامے سرانجام دلائے۔

اسلامی طریقہ تجارت

(۱۵)

صحابہ کرامؓ کی کاروباری معاملات میں احتیاط اور فکر کا معیار

صحابہ کرامؓ کی کاروباری معاملات میں احتیاط اور فکر کا معیار

- حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ایک کنیز آٹھ سو درہم (ادھار) میں فروخت کی، لیکن قیمت ادا کرنے سے پہلے اسی کنیز کو واپس چھ سو درہم نقد میں خرید لیا۔
- بظاہر اس معاملے میں نہ سود ہے نہ رشوت۔ لیکن اس کے باوجود۔۔۔

(وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ بیع عینہ ہے اور وہ جائز نہیں ہے)

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوسفیانؓ کی اہلیہ سے فرمایا کہ:

تم نے نہایت بری خریداری کی ہے (اور) زید بن ارقم کو میرا یہ پیغام پہنچادو کہ اگر انھوں نے توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ ان کا حضور ﷺ کے ساتھ کیا ہوا حج اور جہاد ضائع کر دیں گے۔

(مسند احمد)

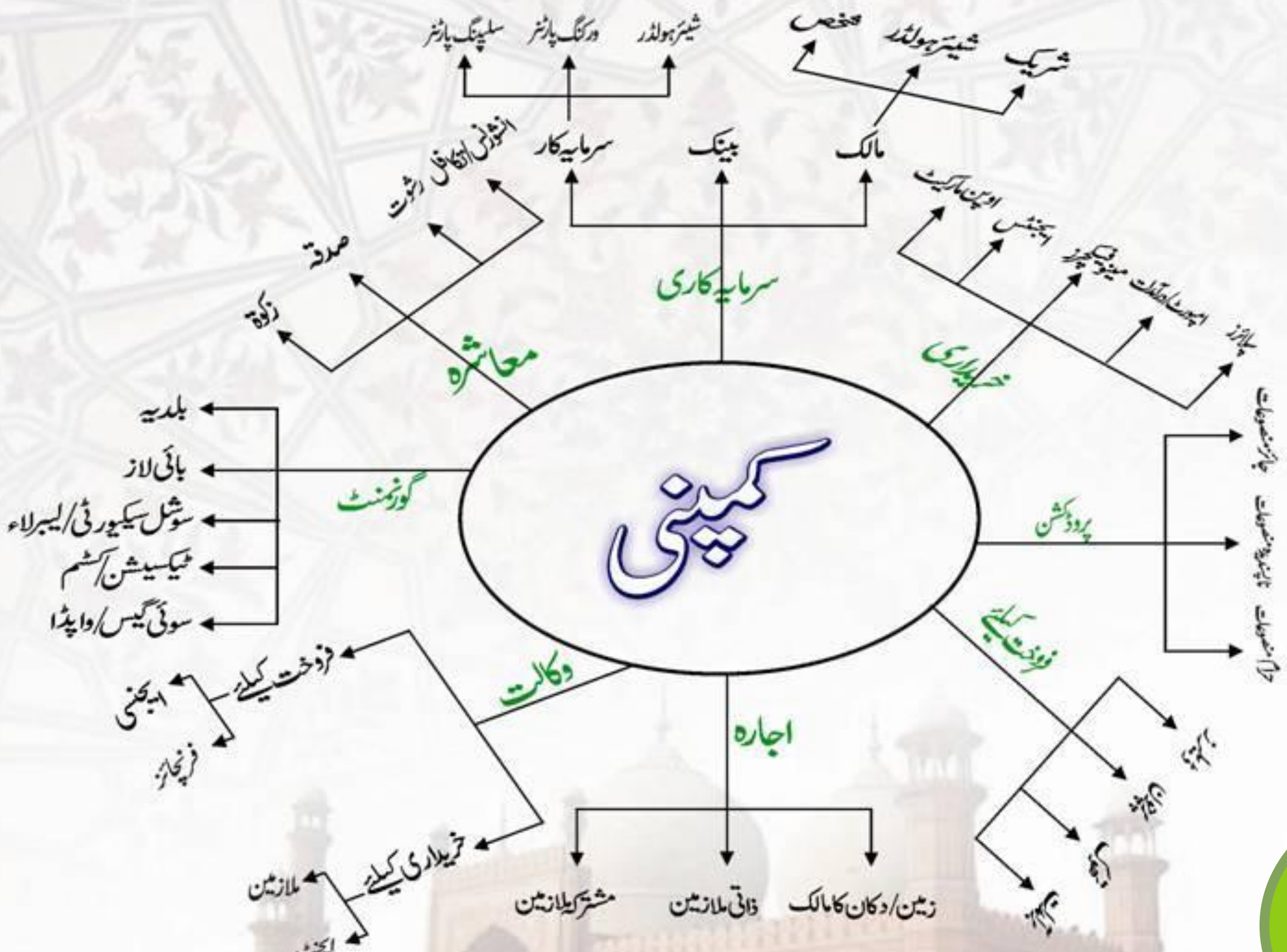
اسلامی طریقہ تجارت

صحابہ کرامؓ کی تجارت کی عظمت

(۱۷)

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تجارت سے وہ تجارتی نقشہ نظر آتا ہے، جس سے بہتر کوئی نقشہ دنیا کی کسی قوم کے پاس نہیں ہے، اسلئے کہ صحابہ کرامؓ کی تجارت اور بازاروں کی نگرانی خود رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے ان کی تجارت مکمل طور پر اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ تھی، یہی وجہ ہے کہ ان کی تجارت میں نہ صرف اللہ کی مدد اور برکت شامل حال تھی، بلکہ ان کی تجارت نشر اسلام کا ذریعہ تھی، چنانچہ انڈونیشیا، سری لنکا سمیت تقریبا ۴۶ ممالک میں اسلام کی بنیاد تابعین وتبع التابعین کے تاجر حضرات نے رکھی۔
- تجارت کا وہ طریقہ جو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا، آسمانوں سے عطا کردہ طریقہ تھا، کوئی انسان اپنے تجارتی تجربوں و فلسفی موشگافیوں سے اس سے بہتر طریقہ بنا ہی نہیں سکتا، انسان کو پیدا کرنے والی ذات کا عطا کردہ طریقہ اور انسان کا خود اپنے لئے بنایا ہوا تجارتی طرز انسان کے لئے نفع مند ہونے میں اتنا ہی فرق رکھتا ہے، جتنا کہ خالق کائنات کی صفات کے کمال اور انسان کی صفات کے ضعف کا ہے۔

کاروبار اور اسلامی احکامات



اسلامی طریقہ تجارت

کیا ہم کاروبار سے پہلے اللہ تعالیٰ کے احکامات بھی سیکھ چکے ہیں؟

نہیں۔۔۔تو پھر امیر المومنین حضرت عمرؓ بن خطاب کا حکم

- قال عمر بن الخطاب لایبع فی سوقنا الا من تفقه فی الدین۔
- ہمارے بازاروں میں صرف وہ شخص کاروبار کرے جس نے (کاروبار کا) دین سیکھ کر سمجھ لیا ہو۔

(ترمذی)

- اور ایک اور روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ [لا يبع في سوقنا إلا من تفقه، وإلا أكل الربا شاء أم أبى] کہ ہمارے بازاروں میں وہی شخص کاروبار کرے ،جس نے (کاروبار کا) دین سیکھ کر سمجھ لیا ہو،ورنہ وہ ربا (سود) کھائے گا،چاہے یا انکار کرے۔

اگرچہ ہم مطمئن ہیں
کہ بحیثیت مسلمان ہم کاروبار سے متعلق اللہ تعالیٰ
کے احکامات کو جانتے ہیں

لمحۂ فکریہ!

اسلامی طریقہ تجارت

لیکن حقیت یہ ہے کہ ہم سے اس بارے میں کوتاہی و غفلت ہو رہی ہے!

اسلامی طریقہ تجارت

(۲۳)

کیا ہم جانتے ہیں؟

- کب کمانا واجب اور کب جائز اور کب مستحب ہے؟
- کن صورتوں میں شراکت داری جائز ہے؟ اور کیسے شراکت داری کو باعث برکت بنایا جاسکتا ہے؟
- لین دین کو کیسے بہتر کیا جاسکتا ہے؟ اور اس میں کن بے احتیاطیوں کی وجہ سے آمدنی سود بن جاتی ہے؟ اور کیسے ان سے بچا جائے؟
- کن اشیاء کی خرید و فروخت جائز ہے؟ تاکہ انہی کی خرید و فروخت کرکے کاروبار کو حلال و پاکیزہ بنایا جائے؟
- خود خرید و فروخت کن وجوہ کی بنا پر شرعاً جائز اور حلال ہو جاتی ہے؟
- زکوۃ کی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے حساب لگانے اور تقسیم کرنے کیلئے ضروری شرائط کون سی ہیں؟
- تسویق (مارکیٹنگ) کے لئے شرعی ضوابط کیا ہیں؟ اور تشہیر کا کونسا طریقہ جائز اور بہتر ہے؟
- ملازم کو رکھتے ہوئے شرعاً کن چیزوں کو طے کرنا ضروری ہے؟ اور مالک اور ملازم کے کیا حقوق و ذمہ داریاں ہیں؟
- کیا کمپی ٹیشن جائز ہے؟؟؟ اور اس کے متعلق اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ اور مقابلہ بازی سے بچ کر کیسے کاروبار کو بہتر کیا جاسکتا ہے؟
- بیوع کی اقسام اور ان کی شرائط اور تفصیل کیا ہے؟
- حساب کتاب کے متعلق اسلام نے کیا رہنمائی کی ہے؟

ہم اپنے کاروبار کو شریعت کے موافق کرنا چاہتے تو ہیں لیکن..

اسلامی طریقہ تجارت

(۲۵)

کچھ مسائل ہمیں مانع ہیں

۱) شریعت کے بنیادی اصولوں سے واقفیت نہیں ہو پاتی اور اس کی بنا پر کئی جدید کاروباری صورتوں کے بارے میں علم ہمارے سامنے نہیں ہوتا۔

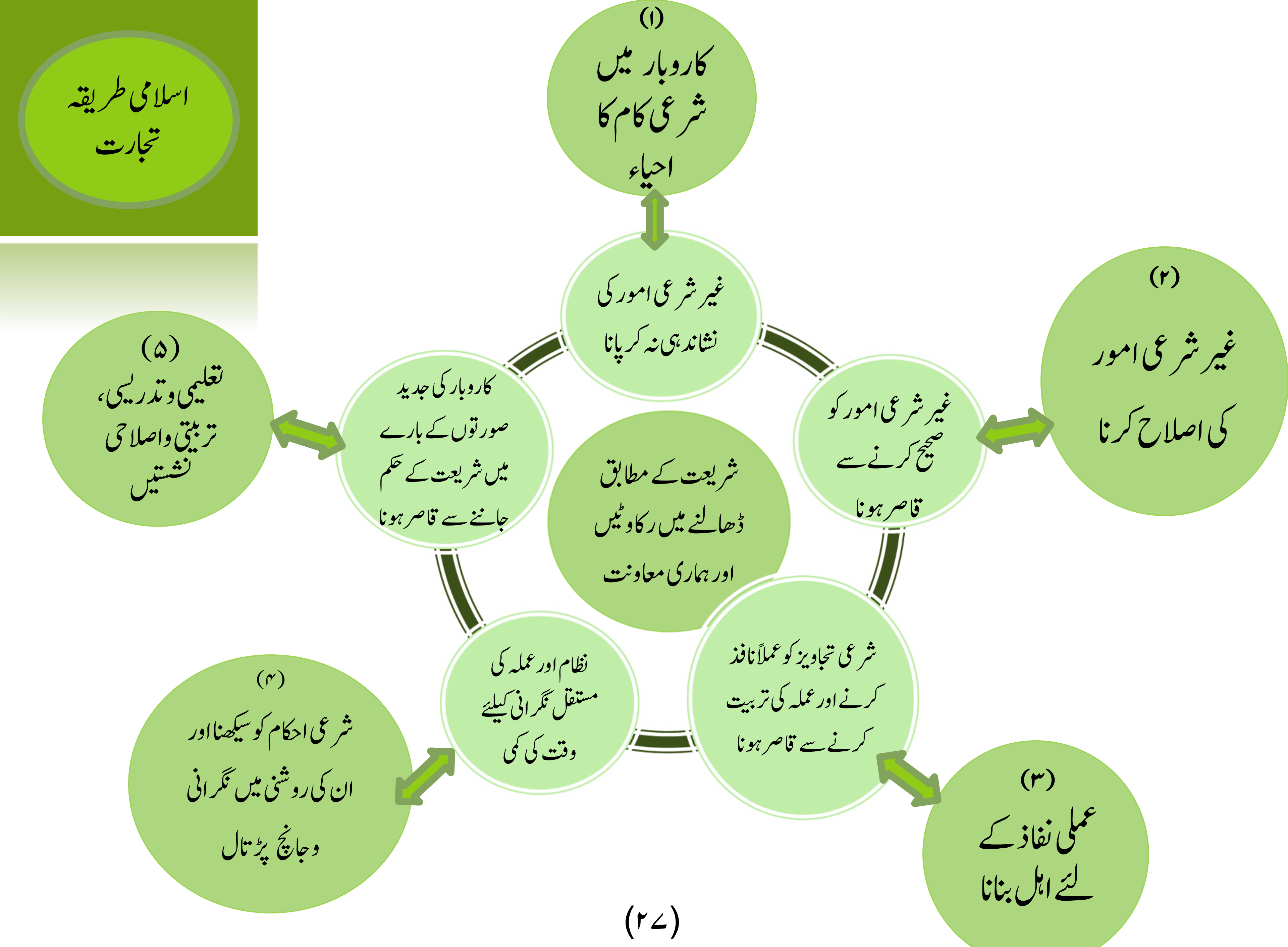
۲) ہم اپنے کاروباری معاملات سے متعلق دین کو سیکھ کر اپنے کام میں دین کو زندہ نہیں کر پاتے۔

۳) اگر لین دین میں کبھی کھٹکا پیدا ہو تو علماء کرام سے رجوع کرنا، کام میں مصروفیت کی بناء پر ہمارے لئے مشکل ہوتا ہے۔

۴) رغبت کے باوجود کاروبار کا مکمل علم حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا اور علمی لحاظ سے ہم خود کفیل نہیں ہو پاتے۔

اپنے ادارے میں اسلامی طریقۂ تجارت شعبہ احیاء دین کا قیام

آپ کے ادارے میں شعبۂ احیاء دین کی مستقل جماعت ہو، جو آپ کے ادارے میں علماء کرام اور ادارہ میں کام کرنے والے ملازم ساتھیوں پر مشتمل ہو اور وہ جماعت ادارہ میں اللہ کے دین کے زندہ کرنے کے لئے بے لوث ہو کر محض اللہ کو راضی کرنے کی غرض سے ادارے میں "اسلامی طریقۂ تجارت و ملازمت" کے نصابوں کو پڑھانے اور ان کے احیاء کی فکر و جد وجہد کرے۔


اسلامی طریقہ تجارت
(۱)
کاروبار میں شرعی کام کا احیاء
(۲)
غیر شرعی امور کی اصلاح کرنا
(۳)
عملی نفاذ کے لئے اہل بنانا
(۴)
شرعی احکام کو سیکھنا اور ان کی روشنی میں نگرانی وجانچ پڑتال
(۵)
تعلیمی وتدریسی، تربیتی واصلاحی نشستیں
شریعت کے مطابق ڈھالنے میں رکاوٹیں اور ہماری معاونت
غیر شرعی امور کی نشاندہی نہ کرپانا
غیر شرعی امور کو صحیح کرنے سے قاصر ہونا
شرعی تجاویز کو عملاً نافذ کرنے اور عملہ کی تربیت کرنے سے قاصر ہونا
نظام اور عملہ کی مستقل نگرانی کیلئے وقت کی کمی
کاروبار کی جدید صورتوں کے بارے میں شریعت کے حکم جاننے سے قاصر ہونا

شعبہ احیاء دین کی طرف سے شرعی معاونت

(۱)کاروبار کا شرعی جائزہ

کاروبار کے امور کو قلم بند کرنا۔امور کا شرعی جائزہ ۔ ناجائز/ غیر شرعی معاملات کی نشاندہی۔
غیر شرعی معاملات پر باقاعدہ فتویٰ کا حصول

(۲)غیر شرعی امور کی اصلاح

ادارے میں کام کرنے والے احباب کے ساتھ متعلقہ مسائل کا مذاکرہ اور تعلیم وتدریس۔
مسائل کے حل کے حوالے سے پیش آنے والی عملی مشکلات کا تجزیہ۔شریعت کی روشنی میں متبادل حل کی تجویز مجوزہ حل کو دارالافتاء سے منظور کروانا۔

اسلامی طریقہ تجارت

شعبہ احیاء دین کی طرف سے شرعی معاونت

(۲۹)

(۳) کاروبار کو شریعت کے مطابق چلانے کی عملی رہنمائی و معاونت

کاروباری معاملات سے متعلق مختلف دستاویزات اور فارمز کو تیار کرنا۔ عملہ کی تربیت واہلیت۔

(۴) کاروبار کی درستگی کی فکر

کاروبار کے طریقہ کار کو درست رکھنے کی فکر کرنا۔ نئے پیش آنے والے مسائل کی نشاندہی۔ غور و فکر کے بعد ان کا حل تجویز کرنا اور عملی نفاذ کی کوشش کرنا ۔ اور مذکورہ تمام امور میں مکمّل رازداری کو ملحوظ رکھنا۔

(۵) تعلیمی و تربیتی نشستیں

تعلیمی و تدریسی و مذاکراتی نشستیں منعقد کرنا

يا معشر التجار ان الشيطان و الاثم يحضران البيع فشوبوا بيعكم بالصدقة

(ترمذی)

شیطان اور گناہ خرید وفروخت کے وقت آجاتے ہیں یعنی شیطان یہ چاہتاہے کہ خرید و فروخت کرنے والوں کو کسی نہ کسی طرح گناہ کے اندر مبتلا کر دے۔لہذا اپنی فروخت کے ساتھ صدقہ ملالیا کرو۔

اسلامی طریقہ تجارت

شیطانی وسوسہ اور اسکے بر خلاف اللہ کا وعدہ

اسلامی طریقہ تجارت

(۳۱)

شیطانی وسوسہ اور اسکے بر خلاف اللہ کا وعدہ

- ۱) **شیطانی وسوسہ:** کاروبار بند کرنا پڑے گا

- **اللہ کا وعدہ:**
- اَلشَّیطٰنُ یَعِدُکُمُ الفَقرَ وَیَامُرُکُم بِالفَحشآءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُم مَّغفِرَۃً مِّنہُ وَفَضلًا۔ (البقرۃ: ۲۱۸)

شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے، اور اللہ تم سے اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتے ہیں۔

- ۲) **شیطانی وسوسہ:** نفع کم ہو جائے گا۔ پیچھے رہ جائیں گے۔

- **اللہ کا وعدہ:** وَمَن یَتَّقِ اللَّہَ یَجۡعَل لَّہُ مَخۡرَجًا وَیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق 2۔3)

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کیلئے مشکل سے نکلنے کو کوئی راستہ پیدا کر دیں گے، اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کریں گے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو گا۔

اسلامی طریقہ تجارت

شیطانی وسوسہ اور اسکے بر خلاف اللہ کا وعدہ

۳) شیطانی وسوسہ: عملاً ممکن نہیں ہے

- اللہ کا وعدہ:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المآئدۃ:۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کیلئے) پسند کر لیا۔

شیطانی وسوسہ اور اسکے بر خلاف اللہ کا وعدہ

اسلامی طریقہ تجارت

(۳۳)

❖ ۴) شیطانی وسوسہ: لوگ کیا کہیں گے؟

➢ **اللہ کا وعدہ:**

وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ (المائدۃ:54)

اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں۔

کیا یہ اتنا ضروری ہے؟

جی ہاں۔۔۔کیونکہ۔۔۔

فرمانِ الٰہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ.

(النسآء29)

اے ایمان والو! نہ کھاؤ ایک دوسرے کا مال آپس میں ناجائز طریقے سے۔ سوائے اس صورت کے کہ آپس کی رضامندی کے ساتھ تجارت کرنے کے ذریعے سے۔

لہٰذا کاروبار میں دین کے مکمّل احیاء سے نہ صرف کاروبار ترقّی پاتا ہے، بلکہ دین بھی پھیلتا ہے اور کمائی بھی طیّب وپاکیزہ اور حلال ہوتی ہے۔

اسلامی طریقہ تجارت

(۳۶)

دین سیکھے بغیر اور بے دینی کے ساتھ کاروبار کے دنیوی واخروی نقصانات

دین سیکھے بغیر اور بے دینی کے ساتھ کاروبار کے دنیوی و اخروی نقصانات

(۱) تنگ زندگی :

وَمَن اَعرَضَ عَن ذِکرِی فَاِنَّ لَہ مَعِیشَۃً ضَنکاً۔ (طٰہٰ آیت:۱۲۴)
اور جو میری یاد سے منہ موڑے گا تو اس کے لیے بڑی تنگ زندگی ہے۔

(۲) رزق میں بے برکتی:

و من یاخذ مالا بغیر حقه فمثله مثل الذی یاکل و لا یشبع۔ (مسلم۔ابن ماجہ)
اور جو شخص مال کو اس کے حق کی رعایت کئے بغیر حاصل کرتا ہے تو اس کی مثال اس کی مانند ہے کہ جو کھائے اور پیٹ نہ بھرے.

غیر شرعی کاروبار کے دنیوی و اخروی نقصانات

(۳) قیامت کے دن جوابدہی:

ما تَزَالُ قَدَ مَا عَبدٍ یَومَ القِیَامةِ حَتّٰی یُسأَلَ عَن اَربَعٍ عَن عُمرِہِ فِیمَا اَفنَاہُ وَعَن شَبَابِہ فِیمَااَبلاہ وَعَن مَالِہ مِن اَینَ اکتَسَبَہ وَفِیمَا اَنفَقَہ وَعَن عِلمِہ مَاذَا عَمِلَ فِیہ۔

قیامت کے دن انسان کے قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں گے جب تک اس سوال کا جواب نہ دے لے کہ مال کیسے کمایا؟

(البیہقی، ترغیب)

”اسلامی طریقہ تجارت وملازمت“ شعبوں میں دین کے احیاء کی طرف ایک قدم

اسلامی طریقہ ٔ تجارت و ملازمت

- "اسلامی طریقہ تجارت و ملازمت" رضائے الٰہی کی غرض سے بے لوث ہو کر زندگی کے شعبوں میں دین کے احیاء کی طرف ایک قدم ہے۔
- یہ ایک ایسا نصاب ہے جو تجارت کو دین کے مطابق کرنے کیلئے سہولیات فراہم کرتا ہے۔
- اس نصاب کا مقصد تاجر و ملازم کو اپنے اپنے شعبہ سے متعلق ضروری علم کا ماہر (عالم) بنانا ہے، جس کا سیکھنا اس کے لئے فرض عین ہے۔
- اس نصاب کو جید علمائے کرام اور ماہرین علوم جدیدہ پر مشتمل حضرات نے مرتب کیا ہے۔
- یہ مکمل نصاب کبار علماء کی سرپرستی میں تیار کیا گیا ہے ۔
- یہ نصاب ملک کے بڑے بڑے مدارس اور دارالافتاؤں سے تائید شدہ ہے۔

ہر ادارے کے اندر احیاء دین کی ایک مستقل جماعت ہو جس کا عزم یہ ہو کہ:

احیاء دین کی جماعت کا عزم

- اللہ کو راضی کرنے کی غرض سے بے لوث ہو کر پورے ادارے میں دین کے احیاء کی جدّوجہد کر کے ادارے کو نہ صرف ترقی کی راہ پر گامزن کرنا بلکہ ادارے کو اس کا اہل بنانا کہ نہ صرف اس ادارے میں دین زندہ ہو بلکہ اس سے معاملات کرنے والے مسلمانوں میں بھی دین پھیلے اور معاملات کرنے والے غیر مسلم اس سے متاثر ہو کر دین میں داخل ہوں۔
- ادارے کے ہر فرد میں تجارت و ملازمت کے شعبہ کے فضائل سیکھ کر ان کے استحضار کے ساتھ کام کا شوق پیدا کر کے ادارہ کو ترقی دینا۔
- مسلمان تاجر / ملازم و منتظم میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم والی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کردہ صفات پیدا کر کے انہیں دنیا کا بہترین تاجر / ملازم و منتظم بنانا۔
- معاملات / کاروبار و ملازمت کے میدان میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو زندہ کرنے کیلئے تاجر و ملازم پیشہ احباب کی مدد کرنا۔
- آجر و اجیر یعنی مالک و افسران اور کام کرنے والے افراد میں ایک دوسرے کے بارے میں اسلامی سنہری اصول زندہ کر کے ادارہ میں ماحول کو بہترین بنانا اور چھوٹے کی طرف سے بڑے کی تابع داری اطاعت میں اضافہ کر کے ادارہ کی کارکردگی میں اضافہ کرنا۔
- کمائی کو زیادہ سے زیادہ حلال و پاکیزہ بنانے میں معاونت کرنا۔
- ادارے میں کام کرنے والے افراد کو ان کے متعلقہ اسلامی ملازمت و اسلامی تجارت کا نصاب پڑھا کر ان کو اپنے شعبے کا (عالم) بنانا، کیونکہ کسی کام کا علم سیکھے بغیر اس کو کرنا جائز نہیں ہے۔
- کام کرنے والوں کی رہنمائی کیلئے ایسے مسلمہ شرعی معیار ترتیب دینا، جس کی بنیاد پر ہر شخص جائز و ناجائز میں تمیز کر سکے۔

آپ کیا کرسکتے ہیں؟؟

آپ کیا کرسکتے ہیں؟

- شعبۂ احیاء دین کی طرف سے منعقد کی جانے والی متعلقہ تعلیمی و تدریسی نشستوں میں پوری دلجمعی کے ساتھ شرکت اور اپنے سے متعلقہ نصاب کو اہتمام سے پڑھنا۔
- شعبۂ احیاء دین کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری کی جانے والی گذارشات پر عمل کی پوری کوشش۔
- اپنے شعبے کی شرعی نظرِ ثانی دستاویزات کو درست کرنے کی غرض سے شعبۂ احیاء دین کی معاونت حاصل کرنا۔
- حل شدہ مسائل کی عملی تنفیذ اور احیاء میں تعاون۔
- متعلقہ شعبے میں کسی غیر شرعی یا مشتبہ امر پیش آنے پر ازخود شعبہ احیاء دین کی طرف رجوع۔

احیاءِ دین کی مرکزی جماعت سے رابطہ

اسلامی طریقۂ انتظامات و نگرانی

شعبہ احیاء دین

ادارہ:________________

عنوانات

- انتظامات
- منتظم کی ذمہ داری اور اجر
- اسلامی طرزِ نگرانی وانتظامات کے فائدے
- اسلامی انتظامات کا غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق
- اسلامی انتظامات اور مروّجہ انتظامات کے نتائج کا فرق
- منتظم کی صفات
- باہمی اتحاد واتفاق کے اصول

انتظامات

منتظم کی ذمہ داری اور اجر

انتظامات:

تعریف

شرعی اصول و ضوابط کی پابندی کے ساتھ اللہ جل شانہ کی مدد اور رضا کو شامل حال کرتے ہوئے کاموں کو ایسے طریقے سے مرتب اور منتظم کر کے سرانجام دینا کہ قلیل وقت میں بقدر ضرورت میسر وسائل کو استعمال کر کے بہتر انداز میں مطلوبہ اہداف و نتائج حاصل ہو جائیں۔

منتظم کی ذمہ داری

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:

"تم سب ذمہ دار ہو اور اپنے ماتحتوں (جن کی ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے) کے متعلق تم سے پوچھا جائے گا، حاکم بھی ذمہ دار ہے اس سے اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا، آدمی بھی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے ماتحت کے متعلق پوچھا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اپنے ماتحت کے متعلق پوچھا جائے گا، اور بیٹا اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس ذمہ داری کے متعلق سوال ہو گا، اور نوکر اپنے مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس ماتحتی کے متعلق پوچھا جائے گا، تم سب ذمہ دار ہو اور اپنے ماتحتوں (جن کی ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے) کے متعلق تم سے جواب طلبی ہو گی"۔

(ریاض الصالحین ص:220)

منتظم کا اجر:

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”جس کو اللہ تعالی نے مسلمانوں کے امور کا والی وذمہ دار بنایا اور اس نے ان کی حاجت اور ضرورت وفقر کو دور کیا تو اللہ تعالی قیامت کے روز اس کی حاجت وضرورت وفقر کو دور کریں گے"۔

(ریاض الصالحین ص:221)

ایک حدیث میں ہے کہ:

” مقسطین یعنی عدل کرنے والے اللہ کے دربار میں نور کے ممبروں پر ہونگے، جو اپنے حکم اور اپنے اہل اور ان لوگوں پر عدل کریں جن کے وہ ذمہ دار بنائے گئے ہیں“۔

(ریاض الصالحین ص:222)

اسلامی طرزِ نگرانی وِانتظامات کے فائدے

اسلامی طرزِ نگرانی وانتظامات کے فائدے:

- کسی بھی معاملہ کی رہنمائی غیروں کے پاس بھی ہے اور اسلام کے پاس بھی اور اسلام کی زیادہ افضل بھی ہے، تو یقینا مسلمان کیلئے اسلام کی رہنمائی منزل من السماء ہونے کی وجہ سے قابل بھروسہ ہوگی۔
- کسی بھی معاملہ یا طریقہ میں بجائے غیروں کے طریقے اپنانے کے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنایا جائے تو ان کاموں میں سنت کے زندہ کرنے کا اجروثواب بھی حاصل ہوگا اور کاموں میں اللہ کی مدد ونصرت بھی شامل حال ہوگی۔
- اسلامی طرز انتظامات دین کا حصہ ہیں چنانچہ دین اسلامی کو زندہ کرنے اور غیروں کو سکھا کر اسلام میں داخل کرنے کا موجب ہوگا۔
- چودہ سو سالہ تجربہ شدہ طریقۂ انتظامات کو اپنانا زیادہ یقینی نتائج کا حامل ہوگا۔
- انسانی تجربوں وفلسفوں کے بجائے تعلیمات سماویہ کی بنیاد پر وجود میں آنے والے انتظامات یقینی فوائد وبہتر نتائج کے حامل ہیں۔

اسلامی طرزِ نگرانی وانتظامات کے فائدے:

- اسلامی طرز انتظامات آسمانی تعلیمات اور اعلی ترین صفات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بار بار کی تبدیلی سے مبرا ہیں۔
- انسانی فطرتی تقاضوں کے حامل ہونے کی جہ سے تیزی سے قابل عمل۔
- جامع اور تمام ضروریات کو شامل۔
- ایسی بہترین بنیادوں اور صفات کو شامل ہے، جو ادارے کے افراد میں ہم آہنگی قائم کرنے کا موجب۔
- ایسی صفات کا حامل ہے، جو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر تقویت مہیا کرتی ہیں، نہ کہ ایک دوسرے سے متعارض کہ ایک کو اپنانے سے دوسرے کو اپنانا ممکن ہوتا ہے۔

<u>غرضے کہ اس سے بہتر کوئی انتظامی طریقہ کسی قوم کے پاس نہیں ہے۔</u>

اسلامی انتظامات کا
غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق

اسلامی طریقۂ تجارت

اسلامی انتظامات کا غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق

اسلامی طرز انتظامات	مروّجہ طرزِ انتظامات
اسلامی انتظامات میں زیر استعمال آنے والے ایسے طریقے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف طبقات وافراد کے ساتھ استعمال کیا، جو سب کیلئے یکساں نافع ہیں۔	غیروں کے تجربوں سے انتظامات کے جدید طریقے ایجاد کئے جارہے ہیں، ان میں سے کچھ غیر فطری اور انسانیت کیلئے نقصان دہ ہیں، جن سے منفی نتائج وجود میں آتے ہیں اور اگر کوئی درست ہے، تو اسے غیروں سے لینے کے بجائے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے لینا زیادہ بہتر ہے، اس سے برکت بھی زیادہ ہے اور سنت زندہ کرنے کا اجر بھی، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع اسلام میں استعمال کرکے ان کی حقانیت کو انسانیت کے سامنے نمایاں کرکے ان کی افادیت کو ثابت کردیا تھا۔

اسلامی انتظامات کا غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق

اسلامی طرز انتظامات	مروّجہ طرزِ انتظامات
اسلامی طرز انتظامات چودہ سو سال سے آزمودہ اور وہ قیامت تک ہر زمان ومکان اور ہر طرح کے حالات کا حل مہیا کرتے اور ان میں یکساں نافع ہیں۔	پہلی جنگ عظیم سے ان کی ابتداء ہوئی اور موجودہ دور میں ان کی خرابیاں سامنے آرہی ہیں، جن کا حل کوئی نہیں سوائے اسلامی طرز انتظامات کے۔
انسان کو انتہائی عظمت دینا اور اسے دنیا کی تمام مخلوقات سے افضل اور سابقہ امتوں سے اشرف گردانا، اس کا طرۂ امتیاز ہے۔	انسان کو گھٹیا سمجھنا اور اس کو کائنات میں ذریعہ پیداوار چیز قرار دینا، اسے اپنے مال ودولت کے لئے وسیلہ سمجھنا۔

اسلامی انتظامات کا غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق

اسلامی طرز انتظامات	مروّجہ طرزِ انتظامات
انتظامات کے اسلامی اصول کامل مکمل اور جامع ہیں ان کو ایک دوسرے سے الگ کرکے یا کچھ کو نظر انداز کرکے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔	ہر شعبے کے لئے الگ انتظامی اصول و قواعد جو اس کے مخصوص حالات اور ضرورت کو مد نظر رکھ کر وجود میں لائے گئے، وہ دوسرے شعبوں کیلئے نقصانات اور منفی نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔
اسلامی انتظامات قران وسنت سے وضع شدہ۔	مروجہ انتظامات انسانی فلسفوں، غیروں کے تجربوں و نظریات سے وضع شدہ۔

اسلامی انتظامات کا غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق

اسلامی طرز انتظامات	مروّجہ طرزِ انتظامات
اسلام کے تعلیم کردہ طریقے مثلاً ترغیب سے انسان کو کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرنا یا محبت وپیار سے کسی کو غلطی سے ہٹانا، یا ترغیب وحوصلہ افزائی کرکے ساتھیوں کو آگے بڑھانا اور ان سے کام لینا یہ ایسے طریقے ہیں جن کے ادارے میں نتائج مثبت واقع ہوئے ہیں نہ کہ منفی۔	پکڑ دھکڑ، ماتحتوں کی غلطیاں ڈھونڈ کر ان کو سزا دینا، بڑے کی دہشت قائم کرکے ماتحتوں کو اطاعت پر مجبور کرنا، اسی قبیل کے دوسرے ہتھکنڈے وغیرہ ماتحتوں کی حوصلہ شکنی اور ان پر منفی اثرات مرتب کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

اسلامی طریقۂ تجارت

اسلامی انتظامات کا غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق

(۵۹)

اسلامی طرز انتظامات	مروّجہ طرزِ انتظامات
لوگوں کو خواہشات سے ممانعت اور ضرورت کو اسراف اور اللہ تعالی کے حکم کو توڑے بغیر پورا کرنے کی حکیمانہ بنیاد، جس وسائل کے ضیاع سے بچت۔	لوگوں کی ضرورت پیداوار کی کنجی ہے اور ضرورت وخواہشات میں فرق نہ کرنا، سب کو پورا کرنے کو ضروری قرار دینا، جس کے نقصانات بھگتنا پڑتے ہیں۔
فرد کا زیادہ سے زیادہ کام کرنا تاکہ قلیل مدتی دنیاوی زندگی سے زیادہ سے زیادہ اخروی مفادات کو حاصل کرکے اس کی تیاری کا بند وبست ہوسکے۔	افراد معاشرہ کا زیادہ سے زیادہ مال ودولت کو حاصل کرنے اور اس سے دنیاوی زندگی کو زیادہ سے زیادہ پر لذت بنانے کی ہوس، قطع نظر اخروی زندگی کی ضروریات سے۔

اسلامی انتظامات کا غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق

اسلامی طرز انتظامات

- فیصلہ تک پہنچنا ساتھیوں کے مشورہ سے یا پھر استخارہ سے۔
- فیصلہ پر عمل درآمد پیار و محبت و ترغیب اور حوصلہ افزائی سے ۔
- اسباب کو اختیار کرنا اور نتائج اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنا۔

مروّجہ طرزِ انتظامات

- بڑے کا ذاتی وانفرادی فیصلہ ہر حال میں ساتھیوں کی رائے پر مقدم۔
- فیصلہ پر عمل درآمد رعب ودبدبہ اور حاکمانہ طرز اور ڈانٹ ڈپٹ وسزا سے۔
- نتائج کی ذمہ داری کام کرنے والے کے کندھوں پر، اسی بنیاد پر اسے تولا جاتا اور اس کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

اسلامی انتظامات کا غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق

اسلامی طریقۂ تجارت

(٦١)

اسلامی طرز انتظامات	مروّجہ طرزِ انتظامات

اسلامی طرز انتظامات

- کمزوروں کو ساتھ لے کر چلنا، جو انتظامی تقویت کا موجب۔
- اسلامی اخوت اور اچھے اخلاق، انتظامات کا بنیادی عنصر۔
- دوسروں کا احترام اور ان کو حقیر نہ جاننا۔

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ تا.... الظَّالِمُونَ}

- ایک دوسرے کے ساتھ مکمل تعاون اور اس کو ساتھ لے کر چلنا۔
- مسلمانوں کی ایک دوسرے کے ساتھ مودت ورحمت کی مثال ایک جسم کی طرح کی ہے، کہ اس کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو سارا ہی جسم جاگ کر اور بخار میں مبتلا ہو کر اس کی تکلیف میں حصہ دار ہوتا ہے۔

(مسلم:6529 کتاب الادب)

مروّجہ طرزِ انتظامات

- کمزوروں کو نظر انداز کر کے صرف طاقتوروں کے ساتھ چلنا جو کہ ضعفاء کی ہمدردی کے فقدان کا موجب۔
- اخوت اور اچھے اخلاق ضروری نہیں، تاہم اب کاروباری اقدار کی تلاش ہونے لگی ہے۔
- دوسروں کو اپنے سے کمتر جاننا اور خود کو دوسروں سے اعلی وارفع قرار دینا۔
- ایک دوسرے سے مقابلہ بازی اور خود آگے بڑھنے اور دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش۔
- جب کہ مروجہ انتظامات میں دوسروں کو نیچا دکھانے اور اپنے آپ کو دوسروں سے اعلی سمجھنے اور دوسروں سے مقابلہ بازی عام دیکھنے میں آتی ہے، جس سے ادارہ نقصانات سے دوچار ہوتا ہے۔

اسلامی انتظامات کا غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق

اسلامی طرز انتظامات

- دوسرے کو اپنے سے آگے بڑھانا اور خود پیچھے رہنا۔
(تم میں سے کوئی بھی کامل مومن اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے)

(حدیث شریف، بخاری: کتاب الایمان)

- دوسروں کی کمیاں چھپانا اور ان کی پردہ پوشی۔
"جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالی قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی کریں گے"

(مسلم شریف، 6521)

مروّجہ طرزِ انتظامات

- ایک دوسرے سے مقابلہ بازی اور دوسرے کو پیچھے کرنا خود اس کی جگہ لینے کی کوشش کرنا۔
- دوسروں کی کمیاں ڈھونڈنا اور ان کو اچھالنا اور سزا دلوانے کی کوشش کرنا۔

اسلامی طریقۂ تجارت

(٦٣)

اسلامی انتظامات کا غیروں کے مروّجہ انتظامات سے فرق

اسلامی طرز انتظامات

- دوسروں اور خاص کر ماتحتوں کے ساتھ ظلم وزیادتی سے بچنا بلکہ ان کے ساتھ انتظامات میں اچھا وطیرہ اختیار کرنا اور اچھے طریقے سے پیش آنا۔

{ فَاتَّقُواْ اللّٰهَ وَأَصْلِحُواْ ذَاتَ بِيْنِكُمْ } (الانفال:)

مروّجہ طرزِ انتظامات

- اپنے تیئں کام کی ضرورت کیلئے ہر طریقہ وحربہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔

اسلامی طرز انتظامات اور مروّجہ طرز انتظامات کے نتائج کا فرق

اسلامی اور مروّجہ انتظامات کے نتائج کا فرق

اسلامی طرز انتظامات کے نتائج

- مشورہ، دعاواستخارہ کی وجہ سے بہترین فیصلے اور اللہ کی مدد نصرت کو شامل حال کرنے کے لئے بہترین نتائج۔
- انسانوں میں اجتماعیت اور آپس میں جوڑ پیدا کرکے، ان کو مضبوط کرکے ان سے زیادہ بہتر کارکردگی حاصل کرنا۔
- ترغیب وافہام وتفہیم اور تواضع وانکساری سے دل جیت کر، دل وجان سے ان سے مکمل تابعداری واطاعت کروانا۔
- ایمان، خوف خدا، خود احتسابی اور دل میں نظم وضبط کے جذبہ کو بیدار کرکے بغیر نگرانی واحتساب کے، ہر جگہ حتی کہ اکیلے وتنہائی میں بھی اطاعت وعمل کو یقینی اور بہتر طریقے سے نافذ کروالینا۔

مروّجہ طرزِ انتظامات نتائج

- انفرادی، شخصی طرز انتظام سے غلط فیصلے، مشورہ، دعاواستخارہ کی برکتوں سے محرومی۔
- (ڈیوائڈ اینڈ رول) انسانوں کو تقسیم کے ذریعے کمزور کرکے ان پر قابو پانا، کے فارمولے سے انسانیت میں تقسیم در تقسیم اور ان میں اجتماعیت کے فقدان سے ان کی کارکردگی کم ہوجانا۔
- ڈانٹ ڈپٹ، تحکمانہ رویہ، رعب ودبدبہ اور سزاوسرزنش سے دل میں بغض ہونے سے فرضی وظاہری اطاعت اور پیٹھ پیچھے نفرت۔
- عظمت وجذبۂ اطاعت نہ ہونے سے پکڑ دھکڑ، احتساب (آڈٹ، سپرویژن، مانیٹرنگ) جیسے ہتھ کنڈوں سے بھی اپنے سامنے اطاعت وعمل درآمد نہ کرواسکنا، پیٹھ پیچھے کیا کہنے؟

اسلامی اور مروّجہ انتظامات کے نتائج کا فرق

اسلامی طرز انتظامات کے نتائج

- ایمان و خدمت خلق کو بنیاد بنالینے سے اچھی صفات وخوبیوں کا حصول جس سے خوش لباسی جیسے ہتھ کنڈوں سے عدم احتیاجی اورمال وتوانائی کے ضیاع سے بچت۔

مروّجہ طرزِ انتظامات نتائج

- مال ودولت کو طبقاتی تفریق جیسے نظریات اور اسی طرح کی دیگر گھٹیاصفات کو بنیاد بنانے سے، اچھی صفات سے محرومی اور خوش لباسی وخوش گفتاری جیسے حربوں سے متاثر کرکے، اپنا نقصان اور دوسروں سے اطاعت کروانے کی بے سود مشق اور اس پرمال کاضیاع۔

منتظم کی صفات

منتظم کی صفات:

ایک مسلمان منتظم کی بنیادی صفات (امانتداری، تقویٰ، عدل، رحمدلی وغیرہ) سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ چند دیگر بنیادی صفات کا پایا جانا بھی ضروری ہے کیونکہ کسی بھی کاروبار یا ادارے کی کامیابی میں بڑا دخل اس کے منتظم کی صفات وکارکردگی کا ہوتا ہے۔

درج ذیل اعتبار سے آگے منتظم کی صفات بیان کی جارہی ہیں:

- منتظم اپنی ذات کے اعتبار سے
- منتظم اپنے ادارے کے اعتبار سے
- اپنے ذمہ داروں اور افسرانِ بالا کے اعتبار سے
- اپنے ماتحتوں کے اعتبار سے

منتظم اپنی ذات کے اعتبار سے:

- امانتدار، بردبار، منصف وعادل ہو۔
- اس کے قول وفعل میں مطابقت ہو۔
- سادگی ومشقت کا عادی ہو۔
- نہ بہت سخت، نہ بہت نرم بلکہ ساتھیوں کے ساتھ میانہ روی کا معاملہ رکھتا ہو۔
- عجب وتکبر سے بچتا ہو۔
- مردم شناس ومزاج شناس ہو۔
- اپنے شعبے کے متعلق شرعی احکامات کا علم رکھتا ہو۔

منتظم اپنے ادارے کے اعتبار سے:

- اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقہ سے سرانجام دے۔
- ادارے کی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے تگ ودو کرتا رہے۔
- ادارے کے کاموں کو ایسی ذمہ داری سے سرانجام دے جیسے اپنے ذاتی کاموں کو دیتا ہے۔
- ادارے کی اشیاء کی اپنی ذاتی اشیاء کی طرح حفاظت کی فکر کرے۔
- وقت کی پابندی کرے اور ادارے کے متعیّن کردہ وقت کو اپنے ذاتی کاموں میں استعمال نہ کرے۔

اسلامی طریقۂ تجارت

(۷۱)

منتظم اپنے ذمہ داروں اور افسرانِ بالا کے اعتبار سے:

- ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرے۔
- ان کے مزاج کی رعایت رکھے۔
- ان کا مخلص اور خیر خواہ ہو۔
- اپنی رائے کو ذمہ دار پر مسلط نہ کرے۔
- ہر کام اپنی مرضی سے کرنے کی بجائے، ذمہ دار سے پوچھ پوچھ کر کرے۔
- کسی ساتھی میں کوئی کمی ہو تو اس کی اطلاع ذمہ دار کو کرے، یہ غیبت میں شمار نہیں ہو گا۔
- اپنے ذمہ دار کے لئے دعائیں کرے، اور اللہ سے اس کے لئے مدد ورہنمائی کو طلب کرے۔

اسلامی طریقۂ تجارت

(۷۲)

منتظم اپنے ماتحتوں کے اعتبار سے:

- اپنے عملے اور ملازمین میں برابری رکھے البتہ بعض کے مرتبہ ومقام کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔
- انہیں ترغیب کے ذریعے اپنا ہم فکر وہم ذہن بنائے اور سب کو ساتھ لے کر چلے۔
- ان سے مشورہ کرے اور ہر ایک کی رائے کا احترام کرے۔
- کمی کوتاہی پر ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے عفوودرگزر سے کام لے، ان کے لئے دعامانگے ،اکرام کرے، عمومی اندز میں سمجھانے کی کوشش کرے۔
- ضرورت پڑنے پر علیحدگی میں افہام وتفہیم کرے۔
- ان کے راحت وآرام کا خیال رکھے۔
- تمام کام مناسب انداز میں ساتھیوں پر تقسیم کرے کسی پر زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔
- اس کو فکرِ آخرت اور خوف خدا کی تلقین کرتا رہے۔

باہمی اتحاد و اتفاق کے وہ اصول جو ادارے کی تقویت کا ذریعہ بنتے ہیں

باہمی اتحاد واتفاق کی ضرورت:

تجارت کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والی جماعتوں کے لئے آپس میں جوڑ بہت اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ جس جماعت میں جوڑ، آپس میں محبت، ایک دوسرے کیلیئے ایثار و قربانی اور ہمدردی و خیر خواہی کے جذبات ہوتے ہیں اس پر اللہ تعالی کا ہاتھ ہوتا ہے، اور اس کے کام تیزی سے انجام پذیر اور بار آور ہوتے ہیں۔

ذیل میں دین اسلام کے وہ آداب دیئے جارہے ہیں، جن کی پابندی کرنے سے کام کرنے والے ساتھیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت اور احترام میں نہ صرف اضافہ ہوتا ہے بلکہ آپس میں دل جڑتے ہیں، ایک دوسرے کو قوت ملتی ہے، جس سے اس ادارے کے کام میں بھی ترقی ہوتی ہے، ماحول بھی بہترین رہتا ہے اور انسانوں میں صفات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

باہمی اتحاد واتفاق کے اصول:

- ادارے میں ایک دوسرے کو سلام کرنا، بلکہ سلام میں پہل کرنا، عموماجب ایک مسلمان دوسرے کو ملتاہے، اسے سلام کرنے سے اس کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے، جس سے دونوں کی کام کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- کام کے دوران ساتھی کو بھائی کہہ کر یا اسکے اچھے نام سے اور ادب سے پکارنا۔ کسی ساتھی کو جب اس کے اصلی نام سے پکارا جائے تو اس سے پکارنے والے کا پکارے جانے والے کے دل میں احترام پیدا ہوتا ہے۔
- ادارے میں ساتھیوں کی خدمت اور اکرام کرنا اور آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دینا، حدیث میں ہے "تھادوا تحابوا" ترجمہ: "ہدیہ دو"، ایک دوسرے سے محبت کرو۔ اور آرام وعزت کے کام میں ایک دوسرے کو ترجیح دینا۔
- کام کے دوران ساتھیوں کی خوبیوں پر نگاہ رکھنا اور ان کے عیوب پر پردہ پوشی کرنا اور عدم موجودگی میں ان کی تعریف کرنا، ان کے بارے میں کینہ، بغض، حسد، تجسس اور غیبت وبہتان سے اپنی حفاظت کرنا۔

باہمی اتحاد واتفاق کے اصول:

- ہر ساتھی کو اپنے سے بہتر سمجھنا اور تواضع سے پیش آنا، تکبر وغرور سے بچتے رہنا۔
- ساتھیوں کی کمیوں پر ان کو فورانہ ٹوکنا اور غصہ، تنقید وڈانٹ ڈپٹ سے بچنا۔
- سب سے حسن ظن رکھنا اور آپس میں ایک دوسرے کو معاف کرتے رہنا اور بے تکلفی اور لایعنی سے اجتناب برتنا۔
- مشورہ اور ذمہ دار کی منشا کے مطابق چلنا اور اس کی ترجیحات کے مطابق کام سرانجام دینا۔ اجتماعی کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔
- ادارے میں کام کرنے والی پوری جماعت کے آپس کے جوڑ کے لئے دعائیں کرنا اور سب کو دعاؤں میں یاد رکھنا۔

نوٹ: ان صفات کو مسلسل مشق، ان کی دوسروں کو دعوت اور اللہ سے مانگنے کے ذریعہ ہر ساتھی کا اپنے اندر پیدا کرنا نہ صرف اسے کامیابی دلائے گا، بلکہ ادارے کی ترقی و تقویت کا ذریعہ ہوگا۔

عقدِ شرکت

اہم اصول وضوابط

عقد شرکت کی فضیلت

- عن النبی علیه الصلاة والسلام ید الله مع الشریکین مالم یتخاونا فاذا تخاونا محقت تجارتهما فرفعت البرکة منها۔
حضور ﷺ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (مدد) دونوں شریکوں کے ساتھ ہوتا ہے جب تک خیانت نہ کریں۔ پس اگر وہ خیانت کریں گے تو ان کی تجارت مٹادی جائے گی، اور اس میں برکت ختم ہو جائے گی۔
(سنن ابی داؤد، سنن کبری بیہقی)

شرکت کے اصول وضوابط کا تعین

شرکت کے قیام کے وقت شرکت کے بارے میں اصول وضوابط کا طے کرنا انتہائی ضروری ہے، لہذا:

۱) شرکت کا جامع معاہدہ جس پر تمام شرکاء متفق ہوں تحریری طور پر طے کرلیا جائے اور اس پر گواہ بھی بنالئے جائیں۔

۲) اس معاہدے میں ہر ایسے معاملے کو طے کرلیں:

- جس کا تعین شریعت نے لازم کیا ہو۔
- اور جس میں آئندہ کوئی جھگڑا پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

اسلامی طریقۂ تجارت

(۸۰)

شرکت کے بنیادی امور

◎ شرکت کرنے سے پہلے درج ذیل امور کو شرعی اصولوں کے مطابق طے کرنا ضروری ہے:

1. کاروبار کے شریک (پارٹنرز)
2. شرکت کی قسم، مقصد
3. سرمایہ (سرمایہ) اور اس میں ہر شریک کا تناسب
4. شرکاء کی مالی اور انتظامی ذمہ داریوں کا تعین
5. شرکاء کے درمیان ذمہ داریوں اور حقوق اختیارات کا تحریری معاہدہ
6. نفع نقصان کی تقسیم کا تناسب
7. وقتاً فوقتاً رقم نکلوانے کا طریقہ
8. شرکت کی مدت (اگر ضروری ہو)
9. شرکت ختم / فسخ کرنے کا طریقہ کار / کسی شریک کا شرکت سے علیحدگی کا طریقہ کار
10. اختلاف کی صورت میں فیصلے کا اختیار کسے ہو گا؟

سرمایہ

سرمایہ (کیپیٹل)

- شرکت میں سرمایہ (کیپیٹل) نقدی کی صورت میں ہونا چاہیے۔
- سامان یا جائیداد کو اگر (کیپیٹل) بنانا ہو تو اس کو بیچ کر اس کی قیمت شرکت میں شامل کی جائے۔
- اگر سرمایہ نقدی (کیش) میں نہ ہو بلکہ سامان ہو تو اس طرح شراکت کی جائے کہ اس سامان کی بازاری قیمت لگا کر سرمایہ (کیپیٹل) میں اس شریک کے حصے کا تعین کر لیا جائے گا۔
- مال کا تناسب واضح ہو کہ (مثلاً) ایک کا 40٪ اور دوسرے کا 60٪ فیصد حصہ ہے۔

سرمایہ (کیپیٹل)

3:سرمایہ ہر شریک کی طرف سے ہو گا۔

- یعنی ہر شریک سرمایہ میں کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ڈالے گا۔(اگر کوئی شریک ایسا ہو جو صرف محنت کرنا چاہے لیکن سرمایہ میں بالکل حصہ دار نہ بن رہا ہو تو اسکے ساتھ یہ عقد شرکۃ(پارٹنر شپ) کا نہیں ہو سکتا بلکہ یہ عقد مضاربت ہو تا ہے جس کی اپنی الگ تفصیلات ہیں)

- البتہ اس کی کوئی پابندی نہیں کہ شریک کا سرمایہ میں حصہ (شئیر) برابر ہونا چاہیئے یا کم از کم زیادہ ہو سکتا ہے،بس یہ ضروری ہے کہ حصہ ہر ایک شریک کا شامل ہو۔

نفع کی تقسیم

نفع کی تقسیم

شرکۃ چونکہ نفع ہی کے لئے کی جاتی ہے، اس لئے یہ باب بہت اہم ہے، شرکۃ میں نفع کے بارے میں بہت سی باتیں اہم اور تفصیل طلب ہیں۔

نفع سے متعلق تفصیلات کو (3) عنوانات کے تحت سمیٹا جاسکتا ہے۔

۱) کیا ضروری ہے؟

۲) کیا ہو سکتا ہے؟

۳) کیا نہیں ہو سکتا؟

ذیل میں ترتیب وار ان نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

نفع کی تقسیم

۱) کیا ضروری ہے؟

نفع سے متعلق ضروری اور لازمی امور درج ذیل ہیں۔

۱: عقد کے وقت نفع طے ہونا:

عقد شرکت کے وقت شرکاء کی نفع کی شرح باہمی رضامندی سے طے ہونی ضروری ہے، اس کے بعد کے لئے مؤخر نہیں کر سکتے، یا «دیکھ لیں گے» وغیرہ وغیرہ سب غلط ہے۔

۲: نفع مشاع ہو:

یعنی جتنا بھی نفع حاصل ہوا اسمیں سب شرکاء کا ایک طے شدہ تناسب سے حصہ ہو، یہ حصہ 0/0 (فیصدی) ہونا ضروری ہے، ورنہ شرکۃ فاسد ہو جائے گی۔

کسی کے لئے کوئی متعین رقم یا سرمائے کے حساب سے کچھ مقرر رقم (فکسڈ اماؤنٹ) طے نہیں کر سکتے۔(تفصیل آگے)

نفع کی تقسیم

۳: حقیقی نفع کی تقسیم نہ کہ سرمایہ کی 0/0 کی:

مثال:

(الف) کی سرمایہ کاری (انوسٹمنٹ) 100،000 تو اسکو سرمائے (انوسٹمنٹ) کا 20٪ یعنی 20،000 بطور نفع کے ملے گا، یہ غلط ہے بلکہ جو بھی حقیقی نفع ہو گا اس کا 20٪ ملے گا یہ صحیح ہے۔

۴: مخلوط (گروس) یا خالص (نیٹ) نفع؟

تمام اخراجات اور مصاریف (ٹیکسز) وغیرہ کو منہا کرنے کے بعد جو خالص (نیٹ) نفع بچے اس کو تقسیم کیا جائے گا، مخلوط (گروس) نفع تقسیم نہیں ہو گا کیونکہ وہ حقیقی نفع نہیں ہے۔

نفع کی تقسیم

۵: تقسیم کا طریقۂ کار: نقد (کیش) / محفوظ (ریزو) / حصے (شیئرز)

اختلافات سے بچے کے لئے ضروری ہے کہ نفع کی تقسیم کا طریقۂ کار بھی طے کر لیا جائے یعنی یہ کہ ہر سال کے حاصل شدہ نفع کو شرکاء کے درمیان کیسے تقسیم کیا جائے گا؟

یعنی 100٪ تقسیم ہو گا یا کچھ کم اور باقی محفوظ (ریزو) میں رہے گا یا پھر شرکاء کے سرمائے (کیپیٹل) میں اضافہ کر دیا جائے گا؟ اور اگر سرمائے (کیپیٹل) میں اضافہ ہو تو ایسی صورت میں اب آئندہ نفع کا تناسب کیا ہو گا؟ وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح اگر نفع تقسیم کرنے کے لئے اتنی مقدار میں نقد رقم (کیش) موجود نہ ہو تو ایسی صورت میں کیا کریں گے؟

1) : آیا حصوں (شیئرز) کی صورت میں تقسیم کر دیں گے؟

2) : یا پھر جیسے جیسے نقد رقم (کیش) آتا جائے گا، ویسے ویسے تقسیم کریں گے، اگلے سال سے قبل، یہ سب صورتیں ہو سکتی ہیں لیکن انکو پہلے سے طے کرنا اختلاف سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔

نفع کی تقسیم

٦: تقسیم کا وقت:

ویسے تو شرکۃ میں حقیقۃ نفع کے تعین کا وقت وہ ہوتا ہے جب شرکۃ ختم ہو جائے لیکن آج کل جیسا کہ کاروبار مستقل چلتے رہتے ہیں تو اب بالکل شرکۃ کے اختتام کا انتظار تو مشکل ہے تو ایسی صورت میں یہ طے کرنا ضروری ہو گا کہ نفع کا حساب کتاب کتنے عرصے بعد کریں گے؟

یہ مدت کوئی بھی ہو سکتی ہے لیکن طے کرنا ضروری ہو گا تاکہ جھگڑا نہ ہو۔

اس میں دو چیزیں طے ہوں گی:

۱) مدت طے کریں گے کہ کتنے عرصے بعد نفع کا حساب ہوا کرے گا؟

۲) یہ طے کریں کہ نفع (پرافٹ) معلوم کرنے کا طریقہ کار کیا ہو گا؟

اس میں اس وقت تمام اثاثوں کی بازاری قیمت لگائی جائے گی، یہ قیمت لگانا (ایویلویشن) باہمی طے شدہ اور معیار کے مطابق ہو گی، اب تمام اثاثوں کی قیمت لگا کر پتہ چل جائے گا کہ نفع ہوا یا نقصان؟ تو جو نفع ہوا وہ تقسیم کر لیں گے، جس کے کئی طریقے ممکن ہیں، جیسا کہ پہلے گزرا، اب اس کے بعد اگلی مدت کے لئے یہ سمجھا جائے گا کہ دوبارہ عقد شرکت ہو گیا ہے اور ہر ایک کا جو حصہ لگا ہوا ہے وہ اسکا سرمایہ (کیپٹل) سمجھا جائے گا۔

نفع کی تقسیم

(۲)۔ کیا ہو سکتا ہے؟

نفع کے بارے میں شرکاء مندرجہ ذیل کام کر سکتے ہیں۔

1۔۔ یکساں یا مختلف شرح نفع کا تعین:

ضروری نہیں کہ سرمائے کی شرح (ریشو) کے مطابق نفع کا بھی حصہ (ریشو) ہو بلکہ کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔

مثال:

(الف) اور (ب)۔ سرمایہ 50-50 اور نفع بھی 50-50

یا (الف) اور (ب) ۔ سرمایہ 50-50 اور نفع 60-40

ضروری نہیں کہ سب شرکاء یکساں نفع لیں کیونکہ ہر ایک کی محنت، مہارت، تجربہ وغیرہ مختلف ہیں تو مختلف شرح نفع طے ہو سکتی ہیں۔

نفع کی تقسیم

ایک اہم بات: کام نہ کرنے والے شریک (پارٹنر) کا نفع:

البتہ خیال رہے کہ کہ اگر کوئی شریک باقاعدہ معاہدہ میں یہ شرط لگاتا ہے کہ میں کسی بھی طرح کاروبار شرکت میں حصہ نہیں لوں گا، مکمل طور پر غیر فعال (ان ایکٹو) رہوں گا، تو ایسی صورت میں اس کے نفع کا حصہ (ریشو) اس کے سرمائے (کیپٹل) سے زیادہ نہیں ہو سکتا، اس کا نفع اس کے سرمایہ کے حصہ (ریشو) کے برابر یا اس سے کم ہو گا۔

نفع کی تقسیم

۶۔۔حساب کتاب سے قبل پیسے نکالنا:

حتمی حساب کتاب اور نفع سے قبل ہر ماہ یا وقتاً فوقتاً ضرورت کے تحت شرکاء پیسے نکال سکتے ہیں۔

لیکن اس میں دو شرطیں ہیں:۔

1) یہ شرکاء کی باہمی رضامندی سے ہوگا۔
2) یہ عارضی اور علی الحساب (سبجیکٹ ٹو اکاؤنٹ) ہوگا یعنی یہ حتمی تقسیم نہیں ہوگی بلکہ جب نفع کا حساب ہوگا تو دیکھا جائے گا کہ اگر کسی نے اپنے حق سے زیادہ لیا ہے تو اس سے واپس لیا جائے گا اور اگر کم لیا ہے تو اسے باقی نفع دیا جائے گا۔

نفع کی تقسیم کب ہو؟؟؟

7۔۔ نفع کی تقسیم کب؟

اس کے لئے دو طریقے ممکن ہیں:

1۔۔ حقیقی تحلیل (لیکویڈیشن) کے وقت۔یعنی جب تمام اثاثے نقد میں تبدیل ہو جائیں تو پتہ چل جائے کہ نفع ہوا ہے یا نقصان۔

2۔۔عارضی / حکمی کے تحلیل (لیکویڈیشن) کے وقت۔یہ مسلسل چلتے ہوئے کاروبار میں ہوتا ہے کہ کاروبار مکمل ختم کرنے کے بجائے ایک طے شدہ مدت کے بعد تمام اثاثوں کی تقییم (ایویلویشن) کر کے نفع ونقصان کا حساب لگالیں گے اور اس کے حساب سے شرکاء میں تقسیم کرلیں گے۔

یہ بھی شرکاء کی رضامندی سے طے ہو گا۔

کتنا نفع تقسیم کرنا ضروری ہے؟

۸۔ نفع کتنا تقسیم کرنا ضروری ہے؟

نفع کا حساب ہو گیا تو اب آیا سارا نفع تقسیم کرنا ضروری ہے یا کچھ بچا بھی سکتے ہیں؟ تو اس میں باہمی رضامندی سے مختلف صورتیں طے ہو سکتیں ہیں۔

۱) سارا نفع تقسیم کر دیا جائے کیش کی صورت میں:
۲) کچھ تقسیم کر دیں اور کچھ کو سرمائے میں شامل کر کے وہ بڑھا دیں۔
۳) کچھ تقسیم کر دیں اور کچھ کو محفوظ سرمائے میں رکھ لیں۔

اب اگر سرمائے میں اضافہ کیا ہے تو یہ بات لکھ لیں کہ اب ہر شریک کا سرمائے میں کیا حصہ ہے؟ تا کہ اسکے حساب سے اسکے نفع و نقصان کا حساب کیا جا سکے۔

غیر شریک کے لئے نفع طے کرنا

۹۔ غیر شریک کے لئے نفع طے کرنا

باہمی رضامندی سے ایسا کر سکتے ہیں کہ شرکاء کے علاوہ کسی باہر کے شخص یا ادارہ کے لئے ایک خاص نفع کا حصہ طے کر دیں کہ مثلا اے۔بی۔سی ویلفئیر ٹرسٹ کو اپنے نفع کا 10٪ دیا کریں گے۔ یہ جائز ہے اور یہ شرکاء کی طرف سے تبرع اور عطیہ ہو گا۔

نفع کی تقسیم میں ممنوع امور

(۳) کیا نہیں ہو سکتا؟

نفع کے معاملے میں مندرجہ ذیل باتوں کی بالکل گنجائش نہیں، ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔

(۱) نفع کا عدم تعین:

یہ نہیں ہو سکتا کہ عقد کے وقت نفع متعین ہی نہ کریں کہ کس کس کو کتنا ملے گا، بلکہ طے کرنا ضروری ہے، بعد کے لئے موخر نہیں کر سکتے۔

(۲) سرمایہ کا فیصدی نفع

یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کے سرمایہ کا ٪20 آپ کو نفع ملے گا۔ یعنی سرمایہ کی کوئی ٪ نفع کے طور پر مقرر نہیں کی جا سکتی، کیونکہ ممکن ہے کہ مکمل نفع ہی اتنا یا اس سے کم ہو تو ایسی صورت میں باقی شرکاء کو کیا ملے گا؟

نفع کی تقسیم میں ممنوع امور

۳۔۔ نفع میں متعین رقم طے کرنا۔

اسی طرح یہ بھی نہیں کہ آپ کو مثلاایک لاکھ ملیں گے۔

یا جیسے بعض لوگ کرتے ہیں کہ اگر آپ 5/لاکھ انوسٹمنٹ کریں تو 50،000 آپ کو نفع ملے گا، یہ طے نہیں ہو سکتا بلکہ حقیقی نفع تقسیم ہو گا۔

اسی لئے عام حالات میں شریک (پارٹنر) کے لئے تنخواہ (سیلری) کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ (تفصیل آگے)

اگر ایسی کوئی شرط لگائی تو شرکۃ فاسد ہو جائیگی اور نفع سرمایہ کی شرح سے ہر ایک کو دیدیا جائے گا۔

نفع کی تقسیم

۵۔ سرمایہ یا نفع کی ضمانت (گارنٹی):

کوئی شریک دوسرے شرکاء کو ان کے سرمایہ کی ضمانت نہیں دے سکتا، یا مثلا نقصان برداشت کرنے کی ضمانت بھی نہیں لے سکتا، چاہے یہ عقد شرکتہ سے بالکل الگ معاہدہ (سیپریٹ ایگریمنٹ) کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو۔
کیونکہ شرکتہ میں ہر فریق کو نفع و نقصان کے دونوں امکانات کو سامنے رکھنا ضروری ہے، صرف نفع کے امکان پر کوئی شرکتہ نہیں ہوسکتی۔
شریعت کا اصول ہے۔ (الربح بالضمان) کہ خطرہ وذمہ داری اٹھاؤگے تو نفع کا بھی حق ہے ورنہ نہیں۔
البتہ اگر شریک (پارٹنر) کے علاوہ کوئی تیسرا فریق شرکاء کے لئے ان کے سرمایہ کی ضمانت لے تو الگ بات ہے۔
مثلا حکومت کسی انڈسٹری کو سپورٹ کرانا چاہتی ہے تو عوام کو ترغیب دیتی ہے کہ اگر اسمیں نقصان بھی ہوگیا تو ہم پورا کردیں گے تو اس کی گنجائش ہے جبکہ حکومت خود اس کمپنی میں شریک نہ ہو۔

نفع کی تقسیم

۷۔شریک کے لئے الگ سے تنخواہ:

شریک کو صرف اس کے طے شدہ نفع کا حق ہے،اسی کے لئے کسی تنخواہ کا تعین یا کسی اور نام سے کوئی رقم طے کرنا جائز نہیں۔

ہاں اگر وہ کام زیادہ کرتا ہے تو اس کے نفع کی شرح (ریشو) بڑھایا جاسکتا ہے۔یعنی عقد شرکت کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے الگ سے تنخواہ ہوسکتی ہے۔

نفع کی تقسیم

البتہ ایک صورت ہے کہ:

اگر کوئی ایسا کام ہے جو عقد شرکت کی رو سے اس شریک (پارٹنر) کی ذمہ داری نہیں بلکہ اس کے لئے باہر سے کسی آدمی کو رکھا جاسکتا ہے تھا لیکن خود اس پارٹنر کے پاس خوب مہارت اور تجربہ ہے اور وہ اس خدمت کو انجام دینا چاہتا ہے تو ایسی صورت میں اس سے عقد شرکتہ کے علاوہ الگ سے اس کام کا معاہدہ کیا جاسکتا ہے جس کا عقد شرکتہ کا کسی قسم کا کوئی تعلق (لنک) نہیں ہو گا بلکہ وہ اس کام میں ملازم کی حیثیت سے ہو گا اور اس کام کی اسے الگ سے تنخواہ بھی دی جاسکتی ہے۔

یعنی اس میں دو باتیں اہم ہیں:

۱) وہ ایسی ذمہ داری ادا کر رہا ہے جو عقد شرکتہ کی رو سے اس کی ذمہ داری نہیں بنتی۔

۲) ملازمت کا معاہدہ عقد شرکت سے بالکل علیحدہ ایک معاہدہ ہو کہ کسی بھی وقت اگر ایک معاہدہ ختم ہو جائے تو اس کی وجہ سے دوسرے معاہدے پر کوئی اثر نہ پڑے۔

اس صورت میں الگ سے تنخواہ بھی تنخواہ جائز ہو گی ورنہ نہیں۔

نقصان کی تقسیم

نقصان کی تقسیم

نقصان سے متعلق دو باتیں سمجھنے کی ہیں۔

ا۔ نقصان کتنا برداشت ہوگا؟

نقصان لازمی طور پر ہر شریک اپنے سرمائے کے بقدر برداشت کرے گا، سرمایہ کے علاوہ کسی اور شرح سے نقصان برداشت کرنے کا معاہدہ جائز نہیں، یعنی نفع کی شرح سرمائے کی شرح سے مختلف ہو سکتی ہے لیکن نقصان کو سرمائے کی شرح سے بالکل میچ کرنا ضروری ہے۔

مثلاً:

(الف) اور (ب) کا سرمایہ: 50-50

انہوں نے نفع طے کیا 60-40 / 50-50 تو جائز۔

لیکن نقصان ہر صورت میں 50-50 ہی ہوگا۔ 60-40 نہیں ہو سکتا۔

نقصان کی تقسیم

نقصان کی تلافی کی ضمانت

اسی طرح کوئی شریک دوسرے شرکاء کو نقصان پورا کرنے کی ضمانت بھی نہیں دے سکتا۔

کوتاہی کی صورت میں۔

اب کوتاہی دو طرح کی ہو سکتی ہے:

۱) شرکت کے معاہدے کی شر اب کی خلاف ورزی کی یا اپنے اختیارات سے تجاوز کیا اور نقصان ہوا تو تو تلافی کرے گا۔

۲) غفلت کی یعنی شرکتہ کے کاروبار کا حساب کتاب رکھنا اس کی ذمہ داری تھی لیکن وہ صاف نہ رکھا، لوگوں پر جو ادھاریاں تھیں ان کا اندراج نہیں کیا اور پھر خود بتانے کے قابل نہ رہا یا فوت ہو گیا تو اب وہ ادھاریاں اس کے ترکہ سے وصول کی جائیں گے کیونکہ حساب کتاب نہ لکھنا اسکی کوتاہی ہے۔

شرکت کا انتظام اور شرکاء کے حقوق واختیارات

شرکت کا انتظام اور شرکاء کے حقوق واختیارات

شریک کیا کر سکتا ہے؟

اصل یہ ہے کہ ہر شریک کو ایسے تصرفات کا اختیار ہوتا ہے جو شرکت کے فائدے کے ہوں اور جن کا اس کاروبار میں عرف ہو۔

مثلاً:

- شرکت کے مال کی خرید و فروخت نقد پر یا ادھار پر۔
- کسی ملازم کو اجرت پر رکھنا۔
- رقوم لینا اور دنیا
- چیز کو قبضہ میں لینا اور دینا
- امانت رکھوانا
- کورٹ کچہری کے معاملات دیکھنا
- شرکت کا مال آگے کسی کو مضاربت پر دینا
- شرکت کو فسخ (ٹرمینیٹ) کرنے کا، اختیار بھی (لیکن صرف اپنے حصے کی حد تک) باقی تفصیل آگے۔

لیکن یہ واضح رہے کہ یہ اصولی طور پر ہے باقی اگر شرکت کے عقد (کنٹریکٹ) میں بعض شرکاء کے لئے ان میں سے کسی بات کی واضح طور پر ممانعت کر دی گئی تو وہ الگ بات ہے۔

شرکت کا انتظام اور شرکاء کے حقوق و اختیارات

شریک کیا نہیں کر سکتا؟

کوئی بھی ایسا تصرف نہیں کر سکتا جو شرکۃ کے لئے نقصان دہ ہو۔

مثلاً:

- کسی اور کو شرکۃ میں شریک بنانا۔
- شرکۃ کا مال قرض کے طور پر دینا۔ (ہاں اگر بہت معمولی ہو تو الگ بات ہے)
- شرکۃ کا مال کسی کو ہبۃ کرنا۔
- اسی طرح دوسرے شریک کی طرف سے بلا اجازت زکواۃ نہیں دے سکتا۔

البتہ اگر معاہدۂ شرکت میں ان چیزوں کی اجازت دی گئی ہو تو الگ بات ہے۔

شرکت کا انتظام اور شرکاء کے حقوق واختیارات

چند شرکاء کی انتظامیہ

اگرچہ سب شرکاء کو اختیار ہے لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سب شرکاء کی رضامندی سے کچھ شرکاء کو انتظامی امور کے لئے مقرر کردیا جائے اور فیصلوں کا اختیار انہی کے سپرد کردیا جائے اور باقی شرکاء اپنے حقوق سے دستبردار ہوجائیں۔

ایسی صورت میں انہی لوگوں کو فیصلوں کا اختیار ہوگا اور وہ معاہدہ شرکت کی شرائط کی مصلحت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی صوابدید پر فیصلے کرسکیں گے۔

انتظامی امور کا معاوضہ

اب اس انتظامیہ کے لئے کوئی الگ سے تنخواہ یا فیس مقرر کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

اس میں دو باتیں ہیں:

۱) اگر وہ انتظامی افراد شرکتہ سے باہر کے ہیں تو پھر تو تنخواہ ہوسکتی ہے:

۲) لیکن اگر وہ شریک ہیں تو ان کے بارے میں پیچھے تفصیل گزرچکی ہے۔(کہ اس کی کچھ شرائط ہیں)

شرکت کے معاہدہ کا اختتام
(ٹرمینیشن)

شرکت کے معاہدہ کا اختتام

شرکت فسخ کرنے کے دو طریقے ہیں:

۱) اختیاری فسخ (کسی شریک کا شرکت کو فسخ کرنا)

۲) غیر اختیاری فسخ

اسلامی طریقۂ تجارت (۱۱۰)

۱-اختیاری فسخ (کسی شریک کا شرکت کو فسخ کرنا)

- اگر کوئی شریک از خود شرکت ختم کرنا چاہے تو وہ دوسرے شرکاء کو نوٹس دے کر عقدِ شرکت کو ختم کر سکتا ہے، ایسی صورت میں اثاثوں کا حساب کر کے نفع نقصان تقسیم کر لیں گے۔
- تاہم اس سلسلے میں چند اہم باتیں ہیں:

ویسے تو ہر شریک کو کسی بھی وقت شرکۃ ختم کرنے کا حق ہوتا ہے لیکن اکثر شرکاء شرکۃ کی کوئی کم سے کم مدت طے کر لیں تو اس کی پابندی سب پر لازم ہے۔
اگر مدت طے نہ کی ہو تو باقی شرکاء جانے والے شریک کو مجبور نہیں کر سکتے البتہ ایک کے جانے سے دوسروں کی شرکۃ ختم نہیں ہوگی وہ باقی رہے گی۔
اب دوسرے شرکاء اس جانے والے شریک کا حصہ متفقہ قیمت پر خرید لیں۔
اور اگر قیمت کے تعین میں اختلاف ہو جائے تو:

1) یا تو تحلیل (لیکویڈیشن) کر لیں۔
2) یا اثاثوں کو عملاً تقسیم کر کے اس کے حصے کے اثاثے سپرد کر دیں۔

۲- غیر اختیاری فسخ

- ایسے حالات یا واقعات نمودار ہوں جن کی وجہ سے شرکت یا تو خود بخود فسخ ہو جائے یا اسے فسخ کرنا پڑے مثلاً:

۱) کوئی ایک شریک وفات پا جائے تو شرکت فسخ ہو جائے گی۔

۲) شرکاء میں سے کوئی مجنون (پاگل) ہو جائے یا کسی اور وجہ سے تجارتی معاہدے کرنے کا اہل نہ رہے تو شرکت فسخ ہو جائے

جزاکم اللہ خیرا

امید ہے کہ ان فوائد و منافع کے پیش نظر آپ نے خود بھی اور سب شرکاء کو اسلامی طریقۂ تجارت اور اپنے ادارے وکاروبار میں تمام ملازمین حضرات کو اسلامی طریقۂ ملازمت کے مکمل نصاب کی کسی عالم کا بندوبست کر کے تعلیم دلانے کا عزم وارادہ کرلیا ہوگا۔

ہماری دعا ہے کہ آپ کے کاروبار میں برکت وترقی ہو اورآپ کی کمائی نہ صرف حلال وبابرکت اور دین کے مطابق ہو بلکہ غیروں کے لئے نمونہ بن کر ان کے اسلام میں داخل ہونے کا ذریعہ ہو۔

آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے

ماخوذ از: اسلامی طریقۂ تجارت وملازمت
مرتّب: جماعت علماءورفقاءوتاجر حضرات اورماہرین علوم جدیدہ
شعبہ احیاءدین:
برائے ادارہ: ____________________

سلسلۂ احیائے دین کے دیگر نصاب

اسلامی عقائد و عبادات

اسلامی طریقۂ معاشرت

اسلامی طریقۂ تعلیم و تربیت

بچوں کا ابتدائی نصاب

اسلامی طریقۂ ملازمت (مفصل و مختصر)

اسلامی طریقۂ زراعت

اسلامی طریقۂ علاج معالجہ

اسلامی طریقہ قضاء و عدل

اسلامی طریقۂ سیاست و حکومت